رشتہ ناطہ جرمنی

Rishta Nata Mitte
Adresse: Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt am Main
Telefon: 069 506 88 731
Fax: 069 506 88 732
E-Mail: rishtanata@ahmadiyya.de

Rishta Nata Nord
Adresse: Wieckstraße 24, 22527 Hamburg
Telefon: 0177 423 56 44
Fax: 040 360 292 28
E-Mail: rishtanata.nord@ahmadiyya.de

Rishta Nata Süd
Adresse: Wernher-von-Braun-Straße 2a, 69214 Eppelheim
Telefon: 06221 7566834
Fax: 06221 7597092
E-Mail: rishtanata.sued@ahmadiyya.de

Rishta Nata Lajna Team
Adresse: Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt am Main
Telefon: 069 - 506 88 850
E-Mail: rishta.nata@lajna.de

www.rishtanata.de

لئے دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے ۔ یا فرمایا یوں کہے کہ میری اب کی ضرورت اور بعد میں پیدا ہونے والی ضرورت کے لحاظ سے بابرکت ہے تو یہ کام میرے لئے آسان کردے اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال اور اگر تیرے علم میں یہ کام میری دینی اور معاشی حالت کے لحاظ سے اور انجامِ کار کے اعتبار سے مضرِ ہے یا یوں فرمایا۔ اب کی ضرورت یا مستقبل کی ضرورت کے لحاظ سے میرے لئے مضر ہے تو اس کام کو نہ ہونے دے اور اس کے شر سے مجھے بچالے ، اور میرے لئے خیر جہاں بھی ہو ، وہ مقدّر فرما اور مجھے اس پر اطمینان بخش ۔[16]

انسان کو چاہئے کہ دعا کے اِن الفاظ کو سمجھتے ہوئے نہایت عاجزی سے اداکرنے کے بعد جس مقصد کے لیے استخارہ کا ارادہ ہو اُس کیلئے اپنے الفاظ میں بھی اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کی درخواست کرے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’اگرچہ یہ دعا تمام عربی میں موجود ہے۔ لیکن اگر یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں کافی ہے۔‘‘[17] یا پھر انسان استخارہ کے لیے سونے سے پہلے یہ پڑھ لے اور پڑھتے پڑھتے سوجائے :

يَاخَبِيْرُاَخْبِرْنِي

اے خبیر خدا ، تُو میری رہنمائی فرما۔[18]

---

16 بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارة

17 فقہ المسیح صفہ 136، مکتوباتِ احمد جلد دوم صفحہ350

18 فقہ المسیح صفہ 136،سریت المہدی جلد1صفحہ628،629

7 استخارہ کرنے کا عرصہ

دعائے استخارہ کے لیے کوئی معین وقت مقرر نہیں ۔انسان کو چاہیئے کہ دعائے استخارہ تب تک کرتا رہے جب تک اسے متعلقہ معاملہ میں شرح صدر نہ ہو جائے ۔اسکے پورا ہونے کا اِنحصار دعا کی نوعیت اور دعا کرنے والے کی حالت پر ہے ۔بعض لوگ جلد انشراح صدر حاصل کرلیتے ہیں اور بعض کچھ دیر بعد ۔لیکن ضروری بات یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے زبردستی اپنی مرضی کے مطابق انشراح صدر حاصل نہیں کرسکتے بلکہ استخارہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال ہمیشہ رکھا جانا چاہیئے کہ جب بھی خدا چاہے گا اس کے متعلق رہنمائی فرمادیگا۔

8 دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ، وَاَسۡأَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ، اَللّٰھُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ، وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ۔ فَاقۡدِرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡہِ۔ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ، وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ۔ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ، وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِہٖ۔

ترجمہ: اے اللہ ! میں تجھ سے بھلائی کا طلبگار ہوں ۔ تجھ سے طاقت و قدرت چاہتاہوں ۔ تیرے فضلِ عظیم کا سوالی ہوں کیونکہ تُو ہر چیز پر قادر ہے ، میں قادر نہیں ۔ تُو ہر بات کو جانتا ہے ، میں نہیں جانتا۔ تُو سارے علم رکھتا ہے اے میرے اللہ ! اگر تیرے علم میں میرا یہ کام (کام کا نام لے سکتا ہے) میرے

جس طرح تیری مرضی ہے اس کے مطابق مجھے چلا۔"
"خدا تعالٰی کبھی بتا دیتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ بتائے کیونکہ خداتعالٰی انسانوں کے ماتحت نہیں۔بلکہ آقا ہےاور آقا کے لیے ضروری نہیں ہوتا کہ نوکر کو ہر ایک کام کے متعلق کہے۔ تب وہ کرے ورنہ نہ کرے اکثر اوقات آقا کی خاموشی ہی حکم ہوتا ہے۔ تو استخارہ کے لیے کسی خواب یا الہام کے آنے کی ضرورت نہیں ہوتی ،لیکن کئی لوگ اس کو ضروری سمجھتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ انہیں خوابیں آئیں۔حالانکہ ایسی خوابیں جو خواہش پر آئیں کسی مصرف کی نہیں ہوتیں دیکھو اگر ایک شخص اپنے دوست کی ملاقات کے لیے جائیگا تو اس کا دوست مقدور بھر اسے اچھی خوراک کھلائے گا اور اس کی خاطر تواضع کریگا لیکن اگر وہ ملاقات کی نیت سے نہ جائے کہ آپس میں پیار اور محبت کے تعلقات مضبوط ہوں بلکہ اِس خیال سے جائے کہ وہاں مجھے اچھا کھانا ملے گا تو وہ ایک بیہودہ اور لغو انسان ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ ملنے کی نیت سے جاتا تب بھی اس کو اچھا کھانا مل جاتا اور اب جبکہ صرف کھانے کی خاطرآیا ہے ۔تب بھی مل گیا ہے لیکن یہ کھانا اس کے لیے کسی فخر کا باعث نہیں بلکہ ذلت کا موجب ہے۔اسی طرح وہ شخص جو اس لیے استخارہ کرتا ہے کہ مجھے خوابیں آئیں وہ ایک بیہودہ حرکت کرتا ہے اور ایسی خوابیں اس کے لیے کچھ بھی مفید نہیں ہونگی۔پھر اگر استخارہ کرنے پر خوابوں کا آنا ضروری ہے تو چاہئے کہ انسان کو ہر رات خوابیں ہی آتی رہیں۔ہر بات کے متعلق اسے اسی طرح آگاہ کیا جایا کرےکیونکہ ہر روز نمازوں میں کئی کئی بار وہ استخارہ کرتا ہے لیکن استخارہ کے لیے خوابوں کا آنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ یہ تو دعا ہے ۔اسکے کرنے کے بعد جو خدا دل میں ڈالے اس پر عمل کرنا چاہئے ۔اگر خدا اس کام کے متعلق انشراح کردے تو کرلیا جائے اور اگر قبض پیدا ہوتو نہ کیا جائے۔"[15]

---

15 خطبات محمود جلد 6 صفحات 15اور16

دعائے استخارہ کی قبولیّت

استخارہ کرتے ہوئے جب انسان کسی خاص امر کے لیے خیر طلب کرتا ہے تو اُس کو شرح صدر تب حاصل ہوتا ہے جب وہ توکل علی اللہ کرتے ہوئے، غیر جانبداری کے ساتھ دعا کرتا ہے ۔ایسے انسان کو پھر خواب یا الہام کے ذریعہ بھی شرح صدر ہو سکتا ہے یا پھرخدا تعالیٰ جس طرح چاہے اُس کی رہنمائی کردیتا ہے۔
سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:"' اگر وہ امر اس کے لئے بہتر ہوگا تو خد اتعالیٰ اس کے لئے اس کے دل کو کھول دے گا ورنہ طبیعت میں قبض ہو جائے گی۔ دل بھی عجیب شے ہے جیسے ہاتھوں پر انسان کا تصرف ہوتا ہے کہ جب چاہے حرکت دے۔دل اس طرح اختیار میں نہیں ہوتا۔اس پہ اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے۔ ایک وقت میں ایک بات کی خواہش کرتا ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد اسے نہیں چاہتا۔ یہ ہوائیں اندر سے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلتی ہیں۔"'[14]
حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:"'بعض لوگوں نے خیال کرلیا ہے کہ جب کسی ا مر کے متعلق استخارہ کیا جائے تو ضرور ہے کہ اس کے بارہ خدا کی طرف سے انہیں آواز کے ذریعہ بتایا جائے کہ کرو یا نہ کرو ،لیکن کیا سورۃ فاتحہ کے بعد انہیں کوئی آواز آیا کرتی ہے ۔ہر گز نہیں۔بلکہ اس کا نتیجہ یہی ہوتاہےکہ جو وہ کام کرتے ہیں اس میں برکت ڈالی جاتی ہے اور جو نقصان پہنچانے والے ہوتےہیں ان سے روکا جاتا ہے یہی بات استخارہ میں ہوتی ہے ۔خدا تعالیٰ سے کی جاتی ہے کہ اگر فلاں کام میرے لیے مفید اور فائدہ بخش ہے تو اس کے کرنے کی توفیق دے اور اگر نہیں تو اس سے باز رکھ لے۔میں نہیں جانتا کہ اس کے متعلق تیری کیا مرضی ہے ممکن ہے کہ میں اسے تیری رضا کے ماتحت سمجھوں اور ہو اُس کے خلاف۔ اس لیے میں تیری رضا کے آگےاپنے آپ کوڈ ال دیتاہوں

14 فقہ المسیح، صفہ 133، البدر 2جنوری 1903ء صفحہ78

درخواست کردے تاکہ ٹھیک فیصلہ کرنے میں آسانی ہو سکے۔
اسی طرح استخارہ کرنے کے لیے مخصوص دنوں کی تعداد کا تعیّن ہونا بھی لازمی نہیں ۔چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت سارہ بیگم صاحبہؓ کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے 300 بار استخارہ فرمایا تھا۔"[12]
یہ چیز بھی ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہمیں استخارہ کرتے ہوئے صبر اور یقین کے ساتھ استخارہ کرنا چاہیئے جب تک کہ خدا تعالیٰ سے انشراح صدر ہو جائے ۔

دعائے استخارہ کا طریق

استخارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ جن باتوں کا خاص خیال رکھا کرتے تھے اُن کا خلاصہ یہ کہ دعائے استخارہ نماز عشاء کے بعد کی جائے اور انسان نماز کے بعد دو نفل ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃالکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔
التحیات پر بیٹھنے کے بعد تشہد ،درود شریف اور اسی طرح دوسری مسنون دعائیں پڑھنے کے بعد دعائے استخارہ پڑھی جائے۔ (دعائے استخارہ آخر پر درج کی گئی ہے۔) ان نوافل کی ادائیگی کے بعد انسان کو چاہیئے کہ وہ فوراً سونے چلا جائے اور گفتار سے بالکل پرہیز کرے ۔ضرورت کے وقت انسان دعائے استخارہ دن کے کسی بھی حصہ میں ادا کرسکتا ہے۔[13]

---

12 خطبات محمود جلد 3،خطبات نکاح صفحات206تا207
13 فقہ المسیح صفحات132تا134

خدا ہمارے لیے ایسا جوڑا مہیا فرما جُنُود مُجَنَّدَة ہو۔
دوسرا اِستخارہ خاص اس وقت کیا جائے جب اس کا موقع آئے اور نام لے کر استخارہ کیا جائے۔ اس طرح استخارہ عام ،استخارہ خاص کا محافظ ہوجاتا ہے ۔بعض لوگ پہلا استخارہ کر لیتے ہیں مگر دوسرا نہیں کرتے اور بعض دوسرا کرتے ہیں اور پہلا نہیں کرتے ۔ چاہئے کہ دونوں استخارے کئے جائیں اس صورت میں نتیجہ صحیح نکلتا ہے۔"[10]
ہمیں خود بھی استخارہ کرنا چاہیئے اور دوسروں کو بھی استخارہ کا کہنا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی جب سن 1924ء میں قادیان سے یورپ کا سفر اختیار کرنا تھا تو آپؓ نے بھی اس وقت 40 چنیدہ افراد کو دعائے استخارہ کا فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "میں نے مناسب سمجھا کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے استخارہ بھی کر لیا جائے اور چالیس آدمیوں سے زیادہ کو استخارہ کے لیے مقرر کیا۔بعد استخارہ جب ان لوگوں سے مشورہ لیا گیا تو اٹھارہ کے قریب آدمی جانے کے مخالف تھے اور چوبیس کے قریب جانے کی تائید میں تھے ۔دو تین کی رائے درمیان میں تھی اس کے بعد میں نے یہی مناسب سمجھا کہ مجھے خود ہی جانے کی تیاری کرنی چاہیئے کیونکہ ہر ایک طریق مشورہ میں جانے کا مشورہ دینے والوں کا پہلو ان لوگوں پر جو نہ جانے کا مشورہ دیتے ہیں غالب رہا ہے۔"[11]
"یقیناً بعض ایسے احباب جنہیں اس سفر پر جانے کے حوالہ سے شرح صدر نہیں تھا ان کی رائے بھی قابل احترام تھی لیکن چونکہ زیادہ تعداد اس سفر کے حق میں تھی اس لیے زیادہ رائے رکھنے والوں کی بات کو مانا گیا۔ نیز استخارہ کرتے وقت بعض اوقات کسی انسان کی سوچ یا نفسانی خواہش کا عنصر بھی شامل ہوسکتا ہے اس لیے اس نقطہ کو بھی ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیئے ۔ اس لیے بہتر ہے کہ انسان کسی خاص امر کے لیے استخارہ کرتے ہوئے زیادہ لوگوں سے بھی استخار ہ کرنے کی

10 خطبات محمود جلد 3،خطبات نکاح صفحہ 435
11 انوارالعلوم جلد8،صفحہ 379

تعالیٰ سے بھلائی اور خیر طلب کرنا۔ خدا تعالیٰ کا فضل صرف کسی ایک معاملہ میں نہیں بلکہ ہمارے ہر معاملہ میں شامل ہونا لازم ہے۔ اس لیے اپنی زندگی کے ہر ایک امر میں دعائے استخارہ ضرور کرنی چاہیئے۔ چاہے وہ ایک سفر اختیار کرنے سے پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''آج کل اکثر لوگ استخارہ سے لاپرواہ ہیں۔ حالانکہ وہ ایسا ہی سکھایا گیا ہے جیسا کہ نماز سکھائی گئی ہے۔ سو یہ اس عاجز کا طریق ہے کہ اگرچہ دس کوس کا سفر ہو تب بھی استخارہ کیا جاوے۔ سفروں میں ہزاروں بلاؤں کا احتمال ہوتا ہے اور خداتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ استخارہ کے بعد متولّی اور متکفّل ہو جاتا ہے اوراس کے فرشتے اس کے نگہبان رہتے ہیں جب تک اپنی منزل تک نہ پہنچے۔''[9]

یہ مثال ہمیں بتاتی ہے کہ دعائے استخارہ ہماری زندگیوں کا ایک اہم جزو ہونا چاہیئے۔

انتخابِ رشتہ کے وقت دعائے استخارہ

4

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''استخارہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک استخارہ عام ہوتا ہے اور ایک استخارہ خاص۔ استخارہ عام پہلے کیا جاتا ہے اور استخارہ خاص بعد میں۔مگر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ پہلے ایک عورت کو پسند کر لیتے ہیں اور پھر استخارہ کرتے ہیں ایسے استخارہ میں عموماً خیال کا اثر پڑ جاتا ہے اور وہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ استخارہ ٹھیک ہوا لیکن اگر ان کا رجحان نہ ہو تو وہ اپنے خیال کے ماتحت سمجھتے ہیں کہ استخارہ اُلٹ پڑ گیا حالانکہ استخارے سیدھے اور الٹ نہیں پڑتے بلکہ ان کا خیال سیدھا اور الٹ پڑتا ہے جس سے وہ غلط نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔ استخارہ عام یہ ہوتا ہے کہ قطع نظر کسی خاص شخصیت کے دعا کی جائے کہ اے

9 فقہ المسیح صفحہ136,135، مکتوباتِ احمد جلد دوم صفحہ349-350

دعائے استخارہ کے مواقع

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے حوالہ سے دعائے استخارہ کے متعلق بیان فرماتے ہیں:"حضرت مسیح موعودؑ کا یہ طریق عمل تھا کہ ہر ایک اہم کام کے شروع کرنے سے پہلے ضرور دعا کیا کرتے تھے اور دعا بطریق مسنون دعائےاستخارہ ہوتی تھی ۔استخارہ کے معنی ہیں خدا تعالیٰ سے طلب خیر کرنا۔"[8]

زندگی میں جب ہم کوئی بڑا اہم فیصلہ کرنے جارہے ہوں جیسا کہ ایک گھر کی خریداری کا معاملہ ہو تو ہم اس خریداری سے پہلے تمام امور کا اچھی طرح جائزہ لے لیتے ہیں اور اس سے متعلقہ معاملات کو بخوبی پرکھ لیتے ہیں۔ نیز ان باتوں تک کو بھی سوچ لیتے ہیں کہ ہمیں اس گھر سے کام پر جاتے کتنا وقت لگے گا یا یہ کہ ہمارے بچوں کے اسکول کا وہاں سے کتنا فاصلہ ہو گا۔ وغیرہ۔

اسی طرح انسان کی زندگی میں ایک جیون ساتھی کا چُناؤ بھی نہایت ہی اہم امر ہے ۔یہاں تک کہ مکان بنانے یا خریدنے سے بھی زیادہ اہم ہے۔جیون ساتھی کے انتخاب سے پہلے بھی ہمیں چاہئے کہ ہم تمام امور کا بخوبی جائزہ لے لیں کیونکہ رشتہ ازدواج ایک ایسا رشتہ ہے جس کے ساتھ انسان نے اپنی ساری زندگی گزارنی ہوتی ہے ۔چنانچہ دعا ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم اپنے مقصد کے حصول میں کامیابی پا سکتے ہیں ۔اس لیے زندگی کے اس اہم فیصلہ میں ہمارا آغاز بھی دعا سے ہونا چاہئے اور اختتام بھی دعا سے ۔لہذا دعائے استخارہ جیون ساتھی کے انتخاب میں ایک مُمِد و معاون کا کردار ادا کرتی ہے۔

یہاں ایک خاص بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ استخارہ سے یہ مراد نہیں کہ انسان کسی کو پانے کے لیے یہ دعا کرے بلکہ استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ خدا

8 فقہ المسیح صفحہ 133، (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 508

دعائے استخارہ کی اہمیّت

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ:"نبی کریم ﷺ نے ہمیں دعائے استخارہ ویسے ہی سکھائی جیسے کہ قرآن کریم کی سورتیں سکھائیں۔"[5]
زندگی کے مختلف حصوں میں خدا تعالیٰ سے کسی خاص کام کے لیے بھلائی طلب کرنا بھی سنت انبیاء علیھم السلام سے ثابت ہے۔چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ انہوں نے یہ دعا مانگی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۵﴾

"اے میرے ربّ! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے، جو تُو میری طرف نازل کرے، ایک فقیر ہوں۔"[6]

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "آج کل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ امر میں استخارہ فرما لیا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا۔ چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے اس لیے لوگ اپنے علم و فضل پر نازاں ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر نہاں درنہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا نقصان اُٹھاتے ہیں۔ اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتدا سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اُسے بھول گئے حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے۔"[7]

---

5 صحیح بخاری، کتاب 80، حدیث نمبر77

6 سورۃ القصص آیت نمبر25

7 فقہ المسیح صفحہ 132 ، بدر 13جون 1907ء صفحہ 3

استخارہ کے معنی اور مفہوم

استخارہ کے لفظی معنی ہیں خدا تعالیٰ سے طلب خیر کرنا۔[2]
دعائے استخارہ ایک ایسی خاص دعا ہے جو ہمیں نبی کریم ﷺ نے سکھلائی ہے یعنی ہر اہم کام شروع کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ سے بھلائی اور خیر مانگنا۔ مثلاً کام کاروبار کے سلسلہ میں فیصلہ کرنا، کسی جگہ ہجرت کرنا، سفر پر جانے سے پہلے یا پھر جیون ساتھی کے چننے کے وقت اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور بھلائی کیلئے دعا کرنا۔
حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے دعائے استخارہ کی حکمت کے بارہ میں ایک روایت میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ: ''استخارہ کے معنی ہیں خدا تعالیٰ سے طلب خیر کرنا۔۔۔دعائے استخارہ سے اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے کہ جو کام ہمارے لیے بہتری اور بھلائی کا ہو وہ آسان ہوجاتا ہے ۔بغیر دقتوں کے حاصل ہو جاتا ہے اور قلب میں اس کے متعلق انشراح اور انبساط پیدا ہوجاتا ہے۔''[3]
حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''استخارہ کے معنی خیر مانگنا ہے اور اس خیر مانگنے کا طریق سورۃ فاتحہ میں بتایا گیا ہے۔اس لیے استخارہ کرنا اور سورہ فاتحہ پڑھنا ایک ہی ہے، فرق اگر ہے تو یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھتے وقت ہر ایک بات ہر ایک معاملہ اور ہر ایک کام کے متعلق خیر طلب کی جاتی ہے ،مگر استخارہ کرتے وقت کسی خاص معاملہ کے متعلق خیر طلب کی جاتی ہے۔''[4]

2 فقہ المسیح صفحہ 133، سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 508
3 فقہ المسیح صفحہ 133، سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 509
4 خطبات محمود جلد 6 صفحہ 15

پیش لفظ

انسان کا علم محدود ہونے کی وجہ سے وہ اپنے ہر قسم کے اعمال کے عواقب سے بالعموم بے خبر ہوتا ہے اور یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ جو کام وہ کرنا چاہتا ہے اُس کے کیا نتائج نکلیں گے اور اُس کے لیے مفید ہو گا یا نقصان دہ۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ کسی کام کو اپنے لئے اچھا اور بہتر سمجھتا ہے لیکن نتیجۃً وہ اُس کے لئے نقصان دہ ہوتا ہےاور جسے وہ اپنے لئے نقصان دہ خیال کرتا ہے اور اُسے کرتے ہوئے ڈرتا ہے لیکن وہی اُس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اُسی میں اُس کے لئے خیر و برکت کے سامان پنہاں ہوتے ہیں۔ اِس حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

"اور بعید نہیں کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک چیز تم پسند کرو لیکن وہ تمہارے لئے شرانگیز ہو۔"[1]

انسان کئی دفعہ اپنے علم اور عقل و فہم پر بھروسہ کرتا ہے اور وہ ماہرین سے مشورے لے کر کوئی کام شروع کر دیتا ہے لیکن بحیثیّت ایک مسلمان ہمیں چاہئیے کہ ہم اپنے اندازِ فکرو عمل کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں اور ہر اہم کام کرنے سے پہلے ضروری تدابیر اختیار کرنے کےساتھ ساتھ اپنے خالق و مالک خدا جو علیم و خبیر اور قدیر ہے اُس سے راہنمائی چاہیں اور اُس کام کے حوالے سے اُس سے خیر اور بھلائی کی درخواست کریں۔ اِس کو اسلامی اصطلاح میں استخارہ کہتے ہیں۔ یہاں ذیل میں استخارے کے بارے میں ضروری معلومات مہیّا کی جا رہی ہیں۔

---

1 سورۃ البقرۃ آیت نمبر217

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

صلاۃ الاستخارۃ، دعائے استخارہ

پیش لفظ

1. استخارہ کے معنی اور مفہوم
2. دعائے استخارہ کی اہمیّت
3. دعائے استخارہ کے مواقع
4. انتخابِ رشتہ کے وقت دعائے استخارہ
5. دعائے استخارہ کا طریق
6. دعائے استخارہ کی قبولیّت
7. استخارہ کرنے کا عرصہ
8. دعائے استخارہ

صلاة الاستخارة، دعائے استخارہ

RISHTA NATA

Ahmadiyya Muslim Jamaat Deutschland